اللہ اکبر
تاجدارِ ختمِ نبوت
سلجوق سلطنت کا قیام
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
نورین خان

سلجوق سلطنت کا قیام

تحریر

نورین خان

سلجوقی سلطنت

سلجوقیوں کا مورث ایک شخص سلجوق بن یکاک تھاءجو ترکستان کے خان اعظم کے یہاں ملازم تھا،یہ لوگ فطرتاً جنگجو تھے۔اللہ نے اس غیر مسلم خاندان کو اسلام کی بقاءسلطنت اسلامیہ کی سلامتی اور دین کی فروغ کی سعادت عطا کرنی تھی، اس کا سبب یوں بنا کے سلجوق بن یکاک نے خان ترکستان کی ملازمت چھوڑ دی اور اپنے خاندان کے ساتھ بخارا چلا گیا اس کا قبیلہ بھی اس کے ساتھ ہی ہجرت کر گیا کیونکہ اس میں کچھ ایسے اوصاف تھے کہ قبیلہ اسے اپنا پیر و مرشد مانتا تھا۔سلجوق اپنے اوصاف اور صلاحیتوں کو کسی بہتر اور عظیم مقصد کے لیے استعمال کرنا چاہتا تھا وہ یقیناً کسی ایسے عقیدے اور ایسے مذہب کی تلاش میں تھا جو فطرت انسانی سے تعلق رکھتا ہو بخارا میں وہ اسلام سے متعارف ہوا اور اسلام قبول کر لیا اور اپنے خاندان اور قبیلے کو اسلام کی بنیادی تعلیمات سے روشناس کراکے کہا

کہ وہ سب مسلمان ہو جائیں، اس کے حکم پر پورا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔اس لیے اس کی نسل کو سلجوقی یا آل سلجوق یا سلاجقہ کہا جاتا ہے۔

سلجوقی سلطنت 11ویں صدی سے 14ویں صدی عیسوی کے درمیان مشرق وسطی (Middle East) اور وسط ایشیا (Central Asia) میں قائم ایک مسلم بادشاہت تھی جو نسلا اوغوز ترک تھے۔مسلم تاریخ میں اسے بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ یہ دولت عباسیہ کے خاتمے کے بعد عالم اسلام کو ایک مرکز پر جمع کرنے والی آخری سلطنت تھی۔

اس کی سرحدیں ایک جانب چین سے لے کر بحیرہ متوسط اور دوسری جانب عدن کے ساتھ خوارزم و بخارا تک پھیلی ہوئی تھی۔

سلجوقی سلطنت 11ویں تا 14ویں صدی عیسوی کے درمیان میں مشرق وسطی اور وسط ایشیا میں قائم ایک مسلم بادشاہت تھی جو نسلا اوغوز ترک تھے۔مسلم تاریخ میں اسے بہت اہمیت حاصل ہے۔اس کی سرحدیں ایک جانب چین سے لے کر بحیرۂ متوسط اور دوسری جانب عدن سے لے کر خوارزم و بخارا تک پھیلی ہوئی تھیں۔ان کا عہد تاریخ اسلام کا آخری عہد

زریں کہلا سکتا ہے اسی لیے سلاجقہ کو مسلم تاریخ میں خاص درجہ و مقام حاصل ہے۔سلجوقیوں کے زوال کے ساتھ امت مسلمہ میں جس سیاسی انتشار کا آغاز ہوا اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اہلیان یورپ نے مسلمانوں پر صلیبی جنگیں مسلط کیں اور عالم اسلام کے قلب میں مقدس ترین مقام (بیت المقدس) پر قبضہ کر لیا۔

عربی اسلامی مشرق میں رونما ہونے والے واقعات پر ان علاقوں کی سیاسی تبدیلی پر بیت گہرے اثرات پڑے جنکو ایک طرف عباسی خلفا اپنی قلم رو میں شامل رکھنے کی کوشش کر رہے تھے اور دوسری طرف شعیوں کی فاطمی خلافت اپنی طرف کھینچ رہی تھی

ایسے برے اور پریشان کن حالات میں سلجوقیوں نے ایک بہت بڑی ترک سلطنت کی بنیاد رکھی جو پانچویں صدی ہجری بمطابق گیارہویں صدی عیسوی میں سامنے آئی یہ سلجوقیوں کی سلطنت کا مسکن پہلے ایران کا شہر رے تھا اور بعد میں عراق کا شہر بغداد قرار پایا اسی دوران خراسان اور ماروا النہر کرمان بلاد شام سلاجقہ شام اور ایشیائی کوچک سلاجقہ روم میں کئی چھوٹی

چھوٹی سلجوقی سلطنتیں وجود میں آئی یہ تمام سلطنتیں ایران اور عراق میں سلجوقی سلطان کے تابع تھی

سلجوقیوں نے بغداد کی عباسی خلافت اور اسکے مذہب اہل سنت والجماعت کی خوب مدد کی یہ سلطنت ایک طرف ایران اور عراق میں شعیہ بویہی اور دوسری طرف مصر اور شام میں عبیدی یعنی فاطمی اثرونفوذ کے درمیان میں گھری زوال کے قریب پہنچ چکی تھی سلجوقیوں نے بویہی شعیہ اقتدار کا خاتمہ کر دیا اور دوسری عبیدی فاطمی خلافت کے سامنے ڈٹ کے کھڑے ہو گئے

سلجوقی سردار طغرل بیگ نے 447 ہجری میں بغداد کے اندر بویہی شعیہ سلطنت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا اور تمام شورشوں پر قابو پا لیا مساجد کے دروازوں سے صحابہ کرام علیہم الرحمان کے شب وشتم پر مبنی تحریری مٹا دی اور رافضیوں کے شیخ ابو عبداللہ الجلاب کو غلط کاموں اور فتنوں کی سبب قتل کر دیا

سلجوقی سلطنت کی بنیاد طغرل بیگ نے رکھی طغرل بیگ سلجوق کا پوتا تھاءطغرل بیگ بڑی طاقتور شخصیت کا مالک تھا بڑا ذہینءبہادرء دیندارء نیک اور انصاف پرور تھا اس کا بھائی چغری بیگ تھا جس کی زیر قیادت سلجوقیوں نے غزنوی سلطنت سے علیحدگی اختیار کرنے کی کوشش کی ابتداء میں سلجوقیوں کو محمود غزنوی کے ہاتھوں شکست ہوئی اور وہ خوارزم تک محدود ہو گئے لیکن طغرل اور چغری کی زیر قیادت انہوں نے 1028ء اور 1029ء میں مرو اور نیشاپور پر قبضہ کر لیا ان کے جانشینوں نے خراسان اور بلخ میں مزید علاقے فتح کیے اور 1037ء میں غزنی پر حملہ کیا 1039ء میں جنگ دندانیقان میں انھوں نے غزنوی سلطنت کے بادشاہ مسعود اول کو شکست دے دی اور مسعود سلطنت کے تمام مغربی حصے سلجوقیوں کے ہاتھوں گنوا بیٹھا۔1055ء میں طغرل بیگ نے بنی بویہ کی شیعہ سلطنت سے بغداد چھین لیا۔

بویہی شعیہ نفوذ بغداد اور عباسی خلیفہ پر چھا چکا تھا جب سلجوقیوں نے بغداد سے بویہی شیعوں کا خاتمہ کر دیا اور سلطان طغرل بیگ عباسی خلافت کے دارالحکومت میں داخل ہواتو خلیفہ وقت نے انکا شاندار استقبال کیا اور

انہیں قیمتی خلعت عطا کی اپنے پاس بیٹھایا اور بڑے معزز القابات سے نوازا ان القابات میں ایک لقب سلطان رکن الدین طغرل بیگ ہے اسکے علاوہ عباسی خلیفہ نے یہ حکم جاری کیا کہ کہ سلطان طغرل بیگ کا نام سکوں پر کندہ کیا جائے خلیفہ کی اس قدر افزائی کی وجہ سے سلجوقیوں کو پوری دنیا میں بےپناہ قدرومنزلت حاصل ہوئی اور شہرت ملی اور وہ بغداد میں بویہیوں کی جگہ سیاہ و سفید کے مالک بن گئے

عباسی خلیفہ اب انکے ہر مشورہ کو بطیب خاطر قبول کرتا تھا اور انکی بڑی عزت کرتا تھا

طغرل بیگ بڑی طاقتور شخصیت کا مالک تھا بڑا ذہین کمال شجاع دیندار اور نیک اور عادل انسان تھا انہیں خوبیوں اور اخلاق کی وجہ سے انکے حمایت میں آئے روز اضافہ ہوتا چلا گیا اور اس نے ایک نہایت ہی طاقتور لشکر تیار کر لیا طغرل بیگ نے کوشش کی کہ تمام سلجوقی ترک متحد رہیں اور اسلام کی اشاعت میں بھرپور حصہ لیں

خلیفہ قائم بامراد نے سلجوقی سلطنت کیساتھ اپنے تعلق کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کی خاطر طغرل بیگ کے بڑے بھائی چاغری بیگ کی بیٹی سے شادی کر لی یہ شادی 448 ہجری میں بمطابق 1059 عیسوی کو ہوئی پھر شعبان 454 ہجری بمطابق 1062 عیسوی میں طغرل بیگ کی شادی عباسی خلیفہ قائم بامراد کی بیٹی سے ہوئی لیکن اس شادی کے بعد طغرل بیگ زیادہ عرصہ زندہ نا رہ سکے اور آٹھ رمضان المبارک 454 ہجری بمطابق 1062 عیسوی کو یعنی ایک ماہ بعد انکا انتقال ہو گیا اس وقت طغرل بیگ کی عمر ستر سال تھی اپنی وفات سے پہلے طغرل بیگ خراسان ایران عراق کے شمال مشرقی علاقوں میں اپنے ہاتھ سے سلجوقی اقتدار اور غلبہ کا کام مکمل کر چکے تھے

ترکمنستان کے دارالحکومت عشق آباد میں نصب سلجوق سلطنت کے بانی طغرل بیگ کا مجسمہ